ازعدالت عظمیٰ

مسٹر ِ"جی" اے سینئر وکیل عدالت عظمیٰ

بنام

عزت مآب چیف جسٹس و جج صاحبان

[مکھر جیا، ایس آر داس، ویوین بوس، غلام حسن، اور جگناداس جج صاحبان]

بھارتیہ بارکونسل ایکٹ، (XXXVIII بابت 1926)، دفعہ 10(2) آیا آرڈر دفعہ 10(2) کے تحت زبانی ہو سکتا ہے۔اگر عدالت عالیہ" اپنی تحریک پر کارروائی کر سکتی ہے۔

بھارتیہ بارکونسل ایکٹ 1926 کی دفعہ 10(2) کے تحت عدالت کے کسی مناسب افسر کو دیا گیا حکم زبانی حکم ہوسکتا ہے جس کے تحریری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

عدالت عالیہ دفعہ 10(2) کے تحت کسی کیس کو اپنی تحریک پر بھیج سکتی ہے۔

بنیادی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن نمبر 254 بابت 1954۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے

درخواست دہندہ بذاتخود۔

جواب دہندگان کی طرف سے: ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت، (بشمول جی این جوشی اور پی جی گوکھلے)

27 مئی 1954 کو عدالت کا فیصلہ بوس جج صاحب کے ذریعے سُنایا گیا تھا

بوس جج: آئین کی دفعہ 32 کے تحت یہ ایک پٹیشن ہے جو میرٹ پر وہی سوال اٹھاتی ہے جو منسلک سمن کیس میں ہے جس میں ہم نے ابھی فیصلہ دیا ہے۔حقائق سامنے آجائیں گئیں۔موجودہ معاملے میں یہ کہنا کافی ہے کہ بنیادی حق تلفی کے بارے میں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔لیکن چونکہ معاملہ بار کونسل ٹریبونل کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے اور بمبئ عدالت عالیہ نے دلیل دی، ہم جلد ہی اس سے نمٹیں گے۔

مسٹر جی کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ ٹریبونل میں سنوائیاں اس کے دائرہ اختیار سے باہر تھی کیونکہ کوئی معقول حکم تقرری نہیں تھا۔بہت ابتدائی مرحلے میں انہوں نے ٹریبونل تشکیل دینے والے چیف جسٹس کے حکم تقرری کی کاپی کے لیے رجسٹرار اور پروتھونوٹری کو بھی درخواست دی، اسے پروتھونوٹری نے بتایا کہ حکم زبانی تھا۔

مسٹر" جی" نے ٹریبونل کے سامنے دو تحریری بیانات دیے اور حقیقت کے اس بیان کو دونوں میں سے کسی میں بھی چیلنج نہیں کیا۔انہوں نے دلیل دی کہ یہ حکم تقرری" عدالتی" نہیں تھا اور اس لیے قانونی نہیں تھا۔انہوں نے عدالت عالیہ میں بھی یہی رویہ اختیار کیا۔قابل ججوں نے کہا______

" ریکارڈ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ جب یہ اس عدالت کے نوٹس میں آیا تو۔۔۔۔اس معاملے کو دفعہ 10(2) کے تحت بار کونسل کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تھا اور حُسبہ اس عدالت کے قابل چیف جسٹس نے دفعہ 11(1) کے تحت ایک ٹریبونل کی تقرری کی تھی۔"

اس عدالت میں اپنی درخواست میں انہوں نے حقیقت کے اس بیان کو چیلنج نہیں کیا بلکہ ایک بار پھر اپنے دلائل کو حکم تقرری کی صداقت کے سوال تک محدود رکھا۔اس سب سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس حقیقت کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا کہ زبانی حکم تقرری دیا گیا تھا۔ہم مسٹر" جی" کو اس کے پیچھے جانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ آیا زبانی حکم تقرری کافی ہے بار کونسل ایکٹ کسی بھی طریقہ کار کا تعین نہیں کرتا ہے۔

یہ صرف اتنا کہتا ہے کہ____

دفعہ 10(2):"۔۔۔۔۔۔عدالت عالیہ۔۔۔۔۔اپنی تحریک سے کسی بھی ایسے معاملے کا حوالہ دے سکتا ہے جس میں اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ ایسا کوئی وکیل اتنا قصوروار رہا ہو۔"

اور دفعہ 11(2) میں کہا گیا ہے کہ۔

" ٹریبونل، چیف جسٹس کے ذریعے تحقیقات کے مقصد سے مقرر کردہ بار کونسل کے کم از کم تین۔۔۔۔۔۔ارکان

پر مشتمل ہوگا۔"

ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ فائلوں پر حکم تقرری کا کچھ ریکارڈ ہونا چاہیے لیکن، ہماری رائے میں، حکم تحریر شدہ ہونا ضروری نہیں ہے؛ یہ عدالت کے مناسب افسر کو دیا گیا زبانی حکم ہوسکتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، پروتھونوٹری کی طرف سے رجسٹرار کو بھیجا گیا خط نمبر۔ جی-1003 مورخہ 29 اپریل 1953، اور رجسٹرار کی طرف سے بار کونسل کو (جس کی دفتری کاپیاں فائلوں پر رکھی گئی تھیں) خط نمبر۔ ای۔ 41-19/53 بتاریخ یکم مئی 1953 آرڈر اجراء کرنے کیلئے کافی ریکارڈ ہے۔

مسٹر "جی" کو ان خطوط کے نقل فراہم کی گئیں اور اس لیے وہ اس حقیقت سے واقف تھے کہ احکامات جاری کیے گئے تھے۔ درحقیقت، ہم نے ہائی کورٹ کے دفتر کی اصل فائلیں دیکھی ہیں اور پتہ چلا ہے کہ ٹریبونل کے تین اراکین کے نام چیف جسٹس کے ہاتھوں لکھی تحریر میں ہیں اور نیچے اس کا انشل بھی ہیں۔ یہ آرڈر اجراء کرنے کیلئے ایک اضافی ریکارڈ ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ اوپر بیان کردہ طریقے سے درج کیا گیا حکم بار کونسل ایکٹ کی دفعہ 10(2) اور 11(2) کے مقاصد کے لیے کافی ہے اور یہ کہ ٹریبونل کو جائز طریقہ سے مقرر کیا گیا تھا۔

مسٹر "جی" کا اگلا نقطہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ میں کوئی "شکایت" نہیں تھی اور اس لیے اس کے پاس اس معاملے کو ٹریبونل کو بھیجنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ یہ اس حقیقت کو نظر انداز کرتا ہے کہ عدالت عالیہ بار کونسل ایکٹ کی دفعہ 10(2) کے تحت اس قسم کے "اپنی تحریک" سے کیس کو بھیج سکتی ہے۔

ہم نے منسلک کیس کے میرٹوں سکو جانچا ہے۔

یہ درخواست خارج کردی گئی ہے لیکن، پھر سے، ہم حرجانے کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتے ہیں۔

درخواست خارج کردی گئی۔

دستبرداری کی شق

" مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لئے فیصلے کا انگریزی ورژن مستند ہوگا۔